



## سوال

(25) رمضان میں سرکش شیاطین کا باندھا جانا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید، سورۃ الانفال (۳۸) سے ثابت ہوتا ہے کہ غزوہ بدر (رمضان) میں شیطان اپنے پیروکاروں (مشرکین مکہ) کے ساتھ بطور مددگار آیا تھا، پھر بھاگ گیا۔

حدیث اور قرآن میں کیا تطبیق ممکن ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیاطین کی تین قسمیں ہیں:

۱: بڑا شیطان یعنی ابلیس: جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا۔

۲: مردۃ الشیاطین: انتہائی سرکش شیاطین (جو کہ دوسرے شیطانوں کے سردار ہیں۔)

۳: عام شیاطین:

بڑے شیطان یعنی ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ مہلت دے دی ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۱۴۔

۱۸)

لہذا ابلیس کو رمضان میں باندھا نہیں جاتا۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «و تفل فی مردۃ الشیاطین» اور رمضان کے مہینے میں مردۃ الشیاطین کو باندھا جاتا ہے۔ (سنن نسائی ۱۲۹/۳،

ح ۲۱۰۸، وسندہ ضعیف، مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۲۵)



اس روایت کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ مگر ابو قلابہ تابعی رحمہ اللہ کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (دیکھئے الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۸)

لیکن اس حدیث کے متعدد شواہد ہیں مثلاً: حدیث عقبہ بن فرقدوفیہ:

«ویصف فیہ کل شیطان مرید» اور اس (رمضان) میں ہر شیطان مرید (سرکش شیطان) کو باندھ دیا جاتا ہے۔ (سنن النسائی: ۲۱۱۰، ومسند احمد ۳/۳۱۱، ۳۱۲، واستناد حسن)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مردۃ الشیاطین (سرکش شیطانوں) کو رمضان میں باندھ دیا جاتا ہے۔ امام ابن خزیمہ کی بھی یہی تحقیق ہے۔ (دیکھئے صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۱۸۸، قبل ح ۱۸۸۳)

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خاص عام پر اور مقید مطلق پر مقدم ہوتا ہے۔

عام شیاطین کے باندھے جانے کے بارے میں کوئی صریح دلیل میرے علم میں نہیں ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج ۲ ص ۱۳۷

محدث فتویٰ